فرضیت حج و قربانی

(از جناب مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرس رحمانیہ دہلی)

بیان فرضیت حج واحکام قربانی وغیرہ

بیت اللہ کا حج اللہ پاک نے فرض کیا ہے۔ منکر فرضیت حج کا فر ہے اور تارک گنہگار ہے آخرت میں مواخذہ کی صورت ہے آیات واحادیث حج کے فرض ہونے پر موجود ہیں فرمایا اللہ پاک نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۔ ترجمہ لوگوں پر حج بیت (اللہ) لازم ہے۔ اللہ کیلئے جو طاقت رکھتا ہے بیت اللہ کیطرف راستے کے (خرچ پر) اور جس نے انکار کیا اور کفر کیا (حج کے متعلق) اللہ پاک بے پرواہ ہے جہان کے لوگوں سے۔

اسلام کے پانچ رکن ہیں شہادت وحدانیت الٰہی کی۔ شہادت رسولؐ اللہ کے رسول ہونیکی۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ومسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد پانچ چیز ہیں۔ لا الہ الا اللہ اور شہادت رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم. نماز پڑھنا درستگی سے۔ زکوٰۃ دینا۔ روزہ رمضان۔ حج کرنا اللہ کے مکان کا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خطبہ سنایا ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا الحدیث رواہ مسلم۔ اے لوگو تمہارے اوپر حج فرض کردیا گیا۔ عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجلوا الی الحج یعنی الفریضۃ فان احدکم لا یدری ما یعرض لہٗ ۔ترغیب ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حج فرض ادا کرنے کیلئے جلدی کرو۔ تم لوگوں کو نہیں معلوم آئندہ کیا پیش آوے یعنی مال جاتا رہے بیماری موت پیش آجاوے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔ اس سے زیادہ ایک دو تین علی ہذالقیاس نفل ہے فرض نہیں باعث ثواب ہے جسقدر چاہے حج کرے۔

ابوامامہ صحابیؓ فرماتے ہیں جس شخص کو کوئی حاجت کھلی ہوئی یا بادشاہ ظالم یا بیماری (سخت) نہ روکے اور مرگیا (بغیر حج کئے ہوئے) یہودی نصرانی کی موت مرجاوے اگر چاہے دارمی۔ یہ حدیث حضرت علیؓ سے بھی آئی ہے۔ قرآن شریف میں مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا آیا ہے اس سے مراد راستہ کا خرچ ہے جو دور کے رہنے والے ہیں ان کے لئے سواری بھی اس میں داخل ہے۔ آل اولاد کو خرچ دینا واپسی تک یہ بھی اس میں داخل ہے قرض سے بھی فارغ ہو راستہ میں امن ہو۔ یہ شرطیں حج کی فرضیت کی ہیں۔

عورتوں کے لئے محرم کی بھی ضرورت ہے علاوہ خرچ کے۔ محرم یہ لوگ ہیں باپ بھائی شوہر بھتیجا بھانجا

پوتا۔ نواسہ۔ چچا۔ نانا۔ دادا۔ رضاعت کے سبب سے بھائی بھتیجا بھانجہ رضاعی باپ رضاعی چچا یہ کل محرم ہیں۔ اگر محلہ کی مومنہ متقیہ عورتیں رشتہ والی عورتیں دیندار اپنے محرموں کے ساتھ حج کے لئے جا رہی ہیں ان کے ہمراہی ہیں عورت ادھیڑ جوان ہر ایک جا سکتی ہیں۔ یہ جماعت عورتوں کی جو ایمان والی دیندار ہیں محرم کے حکم میں ہیں۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا اسی طرف میلان ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں ایک جماعت محققین کا مذہب ہے۔

حج کی فضیلت

ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ نے فرمایا اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لانا کسی نے کہا پھر کیا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہا گیا پھر کیا؟ آپ نے فرمایا حج مبرور۔ بخاری مسلم۔

حج مبرور یعنی حج نیکی والا جس میں دکھلانا سنانا مقصود نہ ہو گناہوں سے علیحدہ ہو۔ مال حلال ہو۔ خلوص نیت سے حج کرے حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک عمرہ سے (دوسرے) عمرہ تک یہ گناہوں کا کفارہ ہے جو دو عمرہ کے درمیان ہیں ہیں۔ اور حج مبرور کا بدلہ نہیں ہے مگر جنت ہے۔ بخاری مسلم حدیث کے یہ لفظ ہیں۔ والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ۔ بخاری مسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اللہ کے لئے حج کرتا ہے گالی گلوج بیہودہ نہیں بکتا اور گناہ کے کاموں سے پرہیز کیا (حج کرکے) واپس ہوتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے جس دن میں اس کی ماں نے اسکو جنا۔ یعنی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے بچہ پیدائش کے وقت میں گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرو۔ حج گناہوں کو دھو دیتا ہے جس طرح پانی میل کو صاف کرتا ہے۔ ترغیب ترہیب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج پہلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے۔ مسلم۔

بیت اللہ بزرگ مکان ہے

زمین جس وقت پیدا ہوئی سب سے پہلے بیت اللہ کی جگہ پیدا ہوئی ایسا سمجھنا چاہئے کہ یہ جگہ زمین کی جڑ اور بنیاد ہے۔ جب تک زمین میں اس مکان کی حرمت قائم ہے زمین آسمان کا قیام ہے۔ جب بیت اللہ ویران ہو جائیگا قیامت قائم ہو جائیگی اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَامًا لِّلنَّاسِ اللہ پاک نے کر دیا کعبہ بیت اللہ کو لوگوں کے قیام کا باعث۔ عبادت عمرہ حج وغیرہ اسکے ذریعہ سے قائم ہیں۔ اور ایک معنی یہ بھی ہیں لوگوں کے قیام اور آبادی کا باعث ہے۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے دو ہزار برس تک فرشتوں نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ دنیا میں پہلے اللہ کی عبادت کا مکان بیت اللہ بنایا گیا ہے اس مکان کو پہلے فرشتوں نے تعمیر کیا تھا۔ زمرد سرخ کا تھا۔ جسکا بیان اس حدیث میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ پاک نے حکم بھیجا (حضرت) آدم علیہ السلام کی طرف۔ اے آدم اس مکان کا حج کر دموت آنے سے پہلے۔ آدم علیہ السلام نے کہا موت کیا ہے۔ اے

رب میرے۔ اللہ پاک نے فرمایا عنقریب موت کا مزا چکھوگے۔ کہا آدم علیہ السلام نے آل اولاد پر کس کو نگران مقرر کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا زمین آسمان پہاڑ پر نگرانی پیش کرو۔ زمین آسمان پہاڑ پر پیش کیا کہ میرے آل اولاد کی نگرانی کرنا۔ ہر ایک نے انکار کیا۔ لڑکے نے نیابت آدم کی قبول کی یعنی قابیل جو قاتل ہابیل کا ہے اس کے بعد آدم علیہ السلام . . . ہند سے حج کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں جس جگہ منزل کرتے تھے کھاتے پیتے تھے۔ اللہ پاک اس جگہ کو سرسبز کر دیتا تھا اور وہ جگہ آباد ہو جاتی تھی۔ اسی طرح ہر منزل کا حال ہوتا تھا۔ یہانتک کہ مکہ تشریف لائے۔ ملائکہ نے استقبال کیا اور کہا اے آدم ع السلام علیکم تمہارا حج نیک ہو یعنی قبول ہو۔ خبردار ہو۔ اس مکان بیت اللہ کا حج دو ہزار برس تم سے پہلے فرشتوں نے کیا حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت بیت اللہ یاقوت سرخ کا تھا دو دروازے تھے (صاف شفاف تھا) طواف کرنے والے باہر سے بیت اللہ کے اندر کی چیزیں دیکھتے تھے۔ اندر والے باہر والے کو جو طواف کرتے تھے دیکھتے تھے آدم علیہ السلام عبادت حج سے فارغ ہوئے اللہ پاک نے حکم بھیجا اے آدم حج کی عبادت سے فارغ ہو چکے۔ کہا ہاں اے رب میرے فرمایا اللہ پاک نے جو حاجت ہو سوال کر دو دیئے جاؤ گے آدم ؑ نے کہا میرے گناہ معاف کر دیجئے اور میری اولاد کی خطائیں۔ فرمایا اے آدم تیرے گناہ میں نے معاف کر دیا جب زمین پر گرے (گناہ کے سبب سے) لیکن تیری اولاد کے گناہ جس نے مجھکو پہچانا اور میرے اوپر ایمان لایا اور میری کتابوں اور رسولوں کی تصدیق کی اسکے گناہ میں معاف کردونگا۔ ترغیب ترہیب۔

حضرت جابر صحابی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبۃ اللہ کی زبان ہے اور دو لب ہیں۔ اللہ پاک کے سامنے شکایت کیا کہ اے رب میرے تیرے بندے میرے پاس کم آتے ہیں اور میرے زیارت کرنے والے کم ہوگئے اللہ پاک نے فرمایا بیت اللہ سے میں ایک مخلوق پیدا کرونگا میرے لئے عاجزی کرنیوالے ہوں گے محبت سے تیری طرف ٹوٹ پڑینگے جسطرح کبوتری محبت سے اپنے انڈے کیطرف آتی ہے۔ ترغیب۔ اس سے امت محمدی کی طرف اشارہ ہے۔ ترک زیارت سے زمانہ جاہلیت مراد ہے اللہ پاک کے ذکر سے زمین پُر ہوگئی۔ بیت اللہ کی زیارت کیلئے اس طرح ٹوٹ رہے ہیں جسطرح پروانے شمع پر ٹوٹ کر مرتے ہیں۔ واللہ اعلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیت اللہ سے فائدہ حاصل کرو (حج عمرہ طواف کرکے) دو مرتبہ ویران ہوا تیسری مرتبہ کے بعد اٹھ جائے گا ترغیب۔ یعنی دنیا سے نیست و نابود ہو جائے گا جو باعث حسرت ہے۔ عنقریب ہی قیامت آجائیگی۔

انبیاء اللہ کا حج کیلئے آنا

نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان کے سبب سے بیت اللہ اٹھا لیا گیا جو ملائکہ کا بنایا ہوا تھا۔ اسی طرح ٹیلہ کئی سو برس تک پڑا رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام دونوں نے بنایا۔ اسکے درمیان میں جو انبیاء اللہ دنیا میں آئے برابر بیت اللہ کے ٹیلہ کا طواف کرتے رہے حضرت ہود علیہ السلام صالح علیہ السلام حج کرتے رہے۔ بیت اللہ کے تعمیر ہونیکے بعد بھی انبیاء اللہ برابر حج کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عسفان کے میدان میں آئے حج کے وقت آپ نے فرمایا اے ابوبکر کون میدان یہ ہے کہا یہ وادی عسفان ہے آپ نے فرمایا ہود اور صالح علیہما السلام اس وادی سے آئے بیت اللہ کے حج کیلئے کمبل کے تہبند باندھے ہوئے چادریں اون کی دھاری دار اوڑھے ہوئے جوان اونٹنی پر سوار تھے۔ اونٹ کی مہار کھجور کی رسی کی تھی۔ احمد بیہقی ترغیب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ستر نبیوں نے مسجد خیف (منے میں) نماز پڑھی ان میں موسی ع بھی ہیں دو کمبل (موضع) قطوان کے پہنے ہوئے تھے اونٹ پر سوار حرام باندھے ہوئے تھے اونٹ کی مہار پوست کھجور کی تھی ان کے دو گیسو تھے۔ حسن حدیث ہے طبرانی ترغیب۔ ابن عباس کہتے ہیں جب آپ مکہ مدینہ کے راستہ کے درمیان میں آئے آپ نے فرمایا یہ کون میدان ہے لوگوں نے کہا یہ وادی ازرق ہے آپ نے فرمایا گویا موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھ رہا ہوں لمبے بال ہیں کان میں انگلی ڈالے ہوئے لبیک کہکر اللہ کی طرف چیخ رہے ہیں۔ جب آپ میدان میں آئے آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹ پر کمبل کا جبہ پہنے ہوئے ہیں لبیک پکارتے ہوئے اونٹنی کی مہار پوست خرمہ کی ہے۔ ابن ماجہ سند صحیح ہے۔

مہینہ حج تین ہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ۔ الآیۃ۔ مہینہ حج معلوم کئے گئے ہیں جس شخص نے ان مہینوں میں احرام حج کا لازم لیلیا بس گالی گلوج فحش بیہودہ کلام سے پرہیز کرے اور گناہ کے کام سے اور لڑنے جھگڑنے سے حج کے وقت میں پرہیز کرے۔ حدیث شریف میں ان مہینوں کا بیان وارد ہے ماہ شوال۔ ذیقعد۔ ذی الحجہ ہیں۔ ابتدا شوال سے احرام حج حاجی باندھ سکتا ہے نویں تاریخ ذی الحجہ تک نویں دن دسویں رات میں حاضر عرفات کے میدان میں ہو جائے حج ادا ہوا۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَۃٌ اَلْحَجُّ عَرَفَۃٌ۔ سنن۔

شوال سے پہلے حج کا احرام نہیں ہوسکتا۔ حج سال میں ایک مرتبہ ہے۔ عمرہ یہ بھی ایک عبادت اللہ کیواسطے ہے۔ سال بھر عمرہ کرنا درست ہے جب چاہے جس دن چاہے اسکے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں۔ عمرہ میں چار رکن ہیں۔ احرام باندھنا۔ طواف بیت اللہ کرنا۔ سعی صفا مروہ کرنا۔ بال منڈانا یا ترشوانا۔ سال بھر میں چار مہینہ محرم ہیں جب سے اللہ پاک نے زمین آسمان بنایا۔ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ شکار کرنا۔ خودرو درخت کاٹنا۔ کسی آدمی کو ستانا جنگ کرنا کسی گناہ کا مرتکب ہونا حرم مکہ میں درست نہیں۔ کسی کی چیز کوئی گری پڑی ہو اسکا اٹھانا درست نہیں مگر وہ شخص جو اعلان کرکے حاجی کو دیدیوے۔ بفضل اللہ اس کا انتظام بادشاہ ابن سعود ایدہ اللہ کیوقت میں خوب ہی ہے سوائے زمانہ سلف کے اسکی نظیر نہیں ملتی۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ جو ارادہ کرے گا بیت اللہ میں ظلم گناہ کرنیکا۔ ہم اسکو سخت عذاب درد والا پہنچائینگے۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

ماہ ذی الحجہ مہینہ محرم بھی ہے اور مہینہ حج بھی ہے دو قسم کی اس کی بزرگی ہے اسکے دس دن اول بڑی بزرگی والے ہیں عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ یعنی الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ رواہ البخاری وغیرہ

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک کسی دن میں نیک عمل کرنا ان دنوں سے زیادہ یعنی دس روز ذی الحجہ سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں. آپ نے فرمایا نہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص مجاہد جو نکلا اپنے جان مال سے پھر کچھ بھی واپس نہ ہوا۔ یعنی وہ مجاہد جو خود بھی شہید ہوا گھوڑا وغیرہ بھی ہلاک ہوا۔ بیشک یہ مجاہد اور دنوں میں جہاد کرنیوالا ذی الحجہ کے دنوں سے بھی بہتر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان دس دنوں میں روزہ رکھنا تلاوت قرآن کرنا نفل نماز رات دن میں پڑہنا سبحان اللہ لاالہ الا اللہ پڑہنا صدقہ خیرات کرنا لوگوں کے ساتھ سلوک کرنا اور زمانوں کے جہاد کرنیسے بھی زیادہ ثواب ہے۔

طبرانی کبیر میں سند جید سے حدیث آئی ہے اسکے لفظ یہ ہیں قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما من ایام اعظم عند اللہ ولا احب الی اللہ العمل فیھن من ایام العشر فاکثروا فیھن من التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر۔ ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نہیں ہے کوئی دن عمل کرنا زیادہ فضیلت والا اللہ کے نزدیک اور نہ زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے کثرت سے ان دنوں میں سبحان اللہ الحمد للہ، لاالہ الا اللہ اللہ اکبر کا ذکر کرو۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجہ والبیھقی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نہیں کوئی دن زیادہ محبوب کہ عبادت کی جائے (اللہ کے لیے) عشرہ ذی الحجہ سے ہرایک روزہ عشرہ ذی الحجہ کا ایک سال روزے کے برابر ہے اور قیام کرنا یعنی نفل تہجد پڑہنا ان راتوں میں شب قدر کی برابر ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن زیادہ بزرگی والا اللہ کے نزدیک اور نہ کوئی عمل کسی دن میں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک ان دس دنوں سے کثرت سے پڑہو ان دنوں میں لا الہ الا اللہ اللہ اکبر۔ اور ذکر اللہ ہر دن کا روزہ ان دنوں میں برابر ایک سال روزے کے ہے اور (نیک) عمل ان دنوں میں سات سو سے زیادہ بڑھایا جاتا ہے۔ ترغیب۔

سعید بن جبیر تابعی عبادت نفل تہجد تسبیح تہلیل میں اسقدر کوشش کرتے تھے عشرہ ذی الحجہ میں کہ تکان سے کھڑے ہونے پر قدرت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت انس صحابی فرماتے ہیں صحابہ خیال کرتے تھے ہر دن ذی الحجہ کا ہزار دن کے برابر ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر۔ ثواب و فضیلت میں بیہقی ترغیب۔ حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے عاشورہ کا روزہ یعنی دسویں محرم۔ دس روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے

ہر مہینہ میں اور دو رکعتیں صبح کی پہلے یعنی فجر کی سنتیں ۔ احمد ۔ نسائی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روزہ عرفہ کے دن کا دو سال کے گناہ جھاڑ دیتا ہے۔ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آنیوالا۔ اور روزہ عاشورہ ایک سال گذرے ہوئے کا گناہ جھاڑ دیتا ہے یعنی گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ مسلم ابوداؤد وغیرہ ۔ کسی عذر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشرہ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھا۔ حضرت عائشہؓ سے اسکے متعلق حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے حاجیوں کو منع فرمایا جو عرفات میں موجود ہوں ۔ دس روز ذی الحجہ کے روزے اکثر کے اعتبار سے ہے ورنہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔

پانچ روز سال بھر میں روزہ رکھنا منع ہے ۔ ایک دن عید الفطر ۔ دوسرا دن عید قربانی اور تین دن ایام تشریق یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ تک عید قربانی کے بعد۔

پہلی تاریخ ذی الحجہ سے تیرہویں تاریخ تک تکبیرات کی کثرت ہو نماز فرض کے بعد نفلوں کے بعد چلتے پھرتے گھروں بازاروں گلیوں جنگلوں میں ۔ حدیث مرفوع سے یہی ثابت ہے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ۔ یہانتک کہ مسجدیں گلی کوچہ بازار تکبیروں سے گونج جاویں ۔ نویں تاریخ عرفہ کے دن نماز فجر سے تیرہویں تاریخ کے عصر تک تکبیر کہنے کی موقوف روایت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ سے آئی ہے ۔ عبد اللہ بن عمر صحابی اور ابوہریرہ صحابی عشرہ ذی الحجہ میں بازار کی طرف جاتے تھے تکبیریں کہتے تھے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تکبیر کہتے تھے ۔ حضرت عمرؓ منیٰ میں اپنے خیمہ میں تکبیر کہتے تھے انکی تکبیر مسجد کے لوگ سنتے تھے یعنی مسجد خیف میں وہ لوگ تکبیر کہتے تھے اور بازار والے تکبیر کی آواز بلند کرتے تھے یہانتک کہ منیٰ تکبیروں سے گونجتا تھا ۔ عبد اللہ بن عمرؓ تکبیر کہتے تھے منیٰ کے دنوں میں اور نمازوں کے بعد اور فرش پر ۔ اپنے خیمہ میں اپنے مجلس میں چلتے پھرتے ان دنوں میں یعنی دسویں گیارہویں بارہویں تیرہویں ذالحجہ کو ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صاحبہ تکبیر کہتی تھیں قربانی کے دن ۔ اور عورتیں تکبیریں کہتی تھیں مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز کے بعد (صحیح بخاری) ۔

سلمان فارسی صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تکبیر کہو ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر کبیرا ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد ۔ حضرت عمرؓ و ابن مسعود سے اسطرح ثابت ہے ۔

پہلی تاریخ ذی الحجہ چاند دیکھنے کے بعد سے ناخن ترشوانا ۔ زیر ناف کے بال لینا لبوں کو ترشوانا سر کے بال منڈانا ترشوانا بغل کے بال لینا ناک کے بال لینا ہر ایک ممنوع ناجائز ہے جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہے مرد ہوں یا عورتیں ۔ عن ام سلمہ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئًا وفی روایۃ فلا یاخذن شعرًا ولا یقلمن ظفرا وفی روایۃ من رای هلال ذی الحجہ واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم ۔ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب عشرہ ۔ ذی الحجہ داخل ہو اور بعض تمہارا قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ نہ چھوئے اپنے بال اور بدن سے کوئی چیز ۔ ایک حدیث میں ہے ہرگز نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن ترشوائے اور ایک حدیث میں ہے جو شخص چاند دیکھے ذی الحجہ کا اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن ۔

جسکو قربانی میسر نہیں وہ بھی حجامت نہ کراوے اسکی وجہ سے اللہ پاک اسکو قربانی کا ثواب عنایت فرمائیگا۔ بعد قربانی کے حجامت کراوے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بیوم الاضحی جعل اللہ عیدا لهذہ الامۃ قال له رجل یا رسول اللہ ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بها قال لا ولکن خذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فتمام اضحیتك عند اللہ رواہ ابو داود۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا دن اس امت کی عید اللہ نے کی ہے ایک آدمی نے کہا اگر قربانی مجھکو نہ ملے ایک جانور دودھ والا عاریت کا ہے اسکو قربانی کروں آپ نے فرمایا نہیں اپنے بال اور ناخون لیجے اور ترشوا اپنے لبوں کو اور زیر ناف کے بال لیلے تیری یہی پوری قربانی ہے۔

قربانی یا سنت موکدہ ہے بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اگر قربانی نہ کریگا باوجود وسعت و فراخی کے گنہگار ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی پر ہمیشہ دوام کیا۔ دو جانور قربانی کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور اہل و عیال کیطرف سے اور ایک جانور اپنے امت کیطرف سے جو قیامت تک مومن مرد اور مومنہ عورتیں ہونگے اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہوں گے اور شرک سے پرہیز کرتے ہوں گے۔ امت کو بھی چاہئے آپ کی طرف سے قربانی کرتے رہیں اللہ کیلئے۔ حضرت علیؓ کو آپ نے وصیت کی کہ اے علیؓ میری طرف سے قربانی کرتے رہنا۔ حضرت علیؓ برابر قربانی رسول اللہ کی طرف سے کرتے رہے۔

عن حنش قال رأیت علیاً یضحی بکبشین فقلت له ما هذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه رواہ ابو داؤد والترمذی۔ ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وسعت رکھتا ہے قربانی کی اور قربانی نہ کیا ہمارے عیدگاہ کے قریب نہ ہو۔ حدیث کے یہ لفظ ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من وجد سعۃ لان یضحی فلم یضح فلا یحضر مصلانا رواہ الحاکم مرفوعا هکذا و صححه وموقوفا۔ ترغیب۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو قربانی کرو اور چاہتے رہو اسکے اس خون گرانے پر ثواب اسکا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے بیشک وہ خون اللہ کے حفاظت میں واقع ہوتا ہے۔ طبرانی ترغیب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنیکا حکم فرمایا ضحوا الخ قرآن شریف میں بھی قربانی کو بصیغہ امر فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ نماز پڑھو اپنے رب کی اے نبی علیہ السلام اور قربانی کرو۔

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قربانی کیا خوشی نفس سے ثواب کے خیال سے وہ قربانی پردہ ہوجائیگی آگ جہنم سے۔ طبرانی کبیر۔ ترغیب۔

قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی سے بڑھکر کسی اور نیکی عمل کا ثواب نہیں۔ عن عائشہؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم لیاتی یوم القیامۃ بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع

بالارض فطیبوا بہا انفسا رواہ الترمذی وابن ماجہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ترغیب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ نہیں عمل کرتا بنی آدم کوئی عمل دن قربانی کے کہ زیادہ محبوب ہو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے۔ بیشک قربانی آئے گی (حضور الہی میں) قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں کھروں کے ساتھ اور بیشک (قربانی) کا خون البتہ واقع ہوتا ہے اللہ کے نزدیک مرتبہ قبولیت میں زمین پر گرنے سے پہلے۔ خوش ہو جاؤ ان قربانیوں پر۔

زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ قربانی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی لوگوں نے کہا ہمیں اس میں کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا ہر بال پشم کے بدلے میں ایک ایک نیکی۔ احمد وابن ماجہ۔ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے پل صراط کے اوپر یہ قربانیاں تمہارے لئے سواریاں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ کھڑی ہو جا اپنی قربانی کے پاس حاضر رہ۔ بیشک جو قطرہ خون کا گریگا ہر ایک قطرہ کے بدلے میں تیرے ہر ایک گناہ کی مغفرت ہے یہ قربانی قیامت کے دن مع گوشت خون کے لائی جائیگی۔ تیرے ترازو میں ستر سے زیادہ کئی درجہ۔ ابو سعید خدری نے کہا یا رسول اللہ کیا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خاص ہے یا عام مسلمانوں کے لئے ہے آپ نے فرمایا آل محمد کیلئے خاصکر اور تمام مسلمانوں کیلئے ہے۔ ملخص ترغیب۔

قربانی کا جانور عیب دار نہ ہو

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سینگ ٹوٹے ہوئے جانور سے ترمذی حدیث صحیح ہے۔ براء بن عازب صحابی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیز قربانی میں جائز نہیں اندھا جانور جسکا اندھا ہونا ظاہر ہے۔ جس جانور کی بیماری ظاہر ہے۔ اور جو جانور کھلا ہوا لنگڑا ہے۔ لاغر جانور بے مغز ترمذی حدیث صحیح ہے۔ عتبہ بن سلمی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی میں اس جانور سے جسکا کان اوکھڑا ہوا ہے سوراخ تک اور جس جانور کی سینگ ٹوٹی ہوئی ہے جڑ تک اور وہ جانور جس کی آنکھ جاتی رہی اور وہ جانور جو چل نہیں سکتا لاغری اور کمزوری کے سبب سے۔ اور وہ جانور جو بے مغز ہے دبلا لوٹا ہوا احمد ابوداؤد۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جانور کے آنکھ کان دیکھ لیویں نہ قربانی کریں اس جانور کی جسکا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہے یا کان پھٹا ہوا ہے یا اس کے کان میں گول سوراخ ہے ترمذی حدیث صحیح ہے۔

قربانی کا جانور بہتر جانور ہونا چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قربانی میڈھے کی ہے ابوداؤد۔ ابو امامہ صحابی کہتے ہیں ہم لوگ قربانی کا جانور پال کے موٹا تازہ کرتے تھے اور مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔ سینگ والا جانور خوبصورت چت کبرا سفید وغیرہ قربانی میں بہتر جانور ہیں امام شافعی کے نزدیک بکری دو برس کی ہونا چاہئے حنفیہ کے نزدیک ایک سال کی بکری درست ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان

الضان رواہ مسلم وغیرہ ۔ نہ ذبح کرو مگر مسنہ اور اگر دشوار ہو تمہیر تو ذبح کرو دنبہ یعنی ایک سال کا ۔ مسنہ کے معنے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دانت الا مراد ہے بعض کہتے ہیں دو برس کا مراد ہے بہرحال دانت ہونا چاہئے ۔ اگر دو سال کا بکرا ہے بہت بہتر ہے ۔ دنبہ بھیڑ میڈھا دو سال ایک سال کا ہونا چاہئے ۔ اس سے کم کا ہو عذر کے وقت وہ بھی جائز ہے ۔ جو بکری دانتی ہوئی نہیں اسکی قربانی درست نہیں ۔

قربانی کرنیکا بیان

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو جب ایک نیزہ آفتاب طلوع ہوا سو وقت عید نماز پڑھنا مسنون ہے یعنی اشراق کے وقت مکان سے تکبیر کہتا ہوا بلند آواز سے عید گاہ میں جاوے ۔ برابر تکبیر کہتا ہوا دوسرے راستے گھر میں واپس آوے عورتوں کو عید گاہ لیجانا سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور آپ کے زمانہ کی مومنہ عورتیں صحابیات عید گاہ میں نماز عید کیلئے جاتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عید میں لیجانیکا حکم فرمایا احادیث صحیحہ اس پر موجود ہیں ۔ نماز عید کے بعد قربانی عید گاہ میں کرنا سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کی نماز پڑھکر فارغ ہوتے تھے دو جانور مینڈھا دنبہ بکری بکرا آپ کے سامنے لایا جاتا آپ قربانی کرتے نماز عید کے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے ۔ قربانی کرکے قربانی کا گوشت کھاتے تھے ۔ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان یذبح وینحر بالمصلی رواہ البخاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ذبح کرتے تھے اور نحر کرتے تھے عید گاہ میں ۔ نحر کہتے ہیں قربانی کرنیکو ۔ قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹاکر اس دعا کو پڑھنا چاہئے ۔ رسول اللہ اسی طرح کرتے اور یہ دعا پڑھتے ابوداؤد وغیرہ میں ہے ۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہکر ذبح کرے پھر اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فلان اے اللہ قبول کر فلاں کی جانب سے فلاں سے زبان سے کہے خلوص نیت کے ساتھ ۔ قربانی کرتے وقت اللہ کی طرف دل کو رجوع کرے محبت الٰہی میں رضاء الٰہی کے لئے قربانی کرے ۔ مال حرام سے قربانی قبول نہیں ریاکاری دکھلانے سنانے کی قربانی قبول نہیں ۔ قربانی کے گوشت سے اور اس کے چمڑے سے اجرت قصاب کو دینا درست نہیں ۔ قربانی کی کھال کو فروخت کرنا درست نہیں ۔ قربانی کا چمڑا صدقہ کردیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑا اور جھل صدقہ کردیا تھا بخاری مسلم ۔ چمڑا اپنے استعمال میں لادے مصلی بنالیوے یا ڈول مشک وغیرہ یہ بھی درست ہے ۔ حدیث صحیح میں اسکی اجازت آئی ہے ۔

ایک قربانی کے جانور میں کتنے شریک

گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں ۔ اونٹ میں دس آدمی شریک ہوسکتے ہیں ترمذی وغیرہ ۔ بکری میں گھر بھر شریک ہوسکتے ہیں عن عطاء بن یسار قال سألت ابا ایوب الانصاری کیف کانت الضحایا فیکم علی عهد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کان رجل فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی

بالشاة عنه وعن اهل بيته. فيأكلون ويطعمون حتى تباهى الناس فصار كما ترى رواه ابن ماجة والترمذى وصححه۔ عطاء کہتے ہیں میں نے سوال کیا ابوایوب انصاری سے کس طرح قربانی تم لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی۔ کہا تھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بکری اپنی طرف سے اور گھر والوں کیطرف سے کرتے تھے اور کھاتے کھلاتے تھے یہانتک کہ اب لوگ فخر کرنے لگے جسکو تم دیکھتے ہو زیادہ قربانی کوئی کرے خالص نیت سے رضائے الٰہی میں بہت بہتر ہے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ کی قربانی کی اور ایک گائے اپنی بی بیوں کیطرف سے قربانی کیا تھا۔ صحیح مسلم میں یہ موجود ہے۔

ابورافع صحابی فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے دو مینڈھے موٹے تازے سینگ والے سفید یا چت کبرے خرید کرتے تھے جب نماز عید پڑھتے تھے خطبہ سناتے ایک جانور آپ کے سامنے لایا جاتا تھا اور آپ عید گاہ ہی میں کھڑے ہوتے اسکو ذبح کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ (قربانی) میرے امت کی طرف سے ہے جن لوگوں نے اے اللہ تیرے ایک ہونے کی گواہی دی (شرک سے بچے) اور میرے رسول ہونے کی گواہی دی۔ پھر دوسرا جانور سامنے لایا جاتا خود اسکو ذبح کرتے اور فرماتے یہ محمد اور آل محمد کی جانب سے ہے۔ پھر گوشت کھلاتے مسکینوں کو اور خود بھی کھاتے اور آل و اولاد کو اپنی کھلاتے دونوں قربانیوں سے۔ مسند احمد حدیث حسن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کیا ہوا دو جانور خرید کیا ایک اپنی طرف سے اور آل اولاد کی طرف سے اور ایک امت کی جانب سے قربانی کیا۔ احمد ابوداؤد۔

قربانی کے گوشت کے تین حصہ کریں ایک حصہ محتاجوں کو۔ اور عزیز رشتہ دار دوست احباب کو کھلادیں ایک حصہ خود کھاویں۔ ایک حصہ اگر ذخیرہ جمع کرنا چاہیں گوشت کو سکھا کر درست ہے۔ قربانی کے گوشت کیلئے آپ نے فرمایا فكلوا ما بدا لكم واطعموا وادخروا۔ احمد۔ مسلم۔ کھاؤ جو کچھ چاہو۔ اور لوگوں کو کھلاؤ۔ ذخیرہ جمع کرو۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کھاؤ جو کچھ چاہو۔ قربانی کا گوشت فروخت نہ کرو۔ کہاؤ کہلاؤ صدقہ کرو۔ اسکے چمڑے سے فائدہ اٹھاؤ فروخت نہ کرو۔ احمد۔

مُردے کیطرف سے قربانی کرنا

مُردے کیطرف سے قربانی کرنا چاہیے۔ حضرت علیؓ والی حدیث اوپر گذر چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وصیت کیا کہ اے علی میری طرف سے قربانی کیا کرنا رسول اللہ کے انتقال کے بعد برابر حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے قربانی کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی امت کی طرف سے قربانی کی۔ امت میں زندہ مردہ اور جو قیامت تک ہونے والے ہیں کل کو شامل کرتے مُردے کی طرف سے جو قربانی کی جاوے اسکا گوشت صدقہ کردیا جاوے اور اگر خود بھی کھاوے درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قربانیوں سے گوشت کھایا کرتے جو آپ اپنی طرف سے اور آل اولاد کی طرف سے کیا کرتے تھے اور جو امت کی طرف سے قربانی کرتے تھے مسند امام احمد کی حدیث میں صاف طور پہ یہ موجود ہے۔

قربانی کے چار دن ہیں

عید کا دن قربانی کا بڑا بزرگ دن ہے اس دن روپیہ پیسہ صدقہ خیرات کیا جائے اتنا ثواب نہیں جسقدر خون بہانے میں ثواب ہے یعنی قربانی کرنے میں ترغیب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں اور ذکر اللہ کے دن ہیں یہ دن مسلمانوں کی عید کے دن ہیں۔ گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرہویں تاریخ تک قربانی کرنا درست ہے عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ایام التشریق ذبح رواہ احمد واخرجہ ابن حبان فی صحیحہ۔ ہر ایک دن تشریق ذبح کرنے کے دن ہیں۔ نماز عید پڑھکر قربانی کرنا چاہئے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذبح قبل الصلاۃ فلیعد. متفق علیہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز عید کے پہلے ذبح کرے وہ دوبارہ قربانی کرے. حاصل یہ ہے سنت کے مطابق جب عید ہو گئی اس کے بعد قربانی کرسکتا ہے شہر قصبہ دیہات کے لوگ کل نماز عید کی پڑہیں اور قربانی کریں۔ رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو ہر ایک گھر والوں پر قربانی ہے ترمذی ابوداؤد نسائی۔ نماز قربانی کی جلدی پڑہنا چاہئے اور نماز عید الفطر میں کچھ دیر کرے کچھ حرج نہیں مشکوۃ

وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

صداقت اسلام

(۳)

(از مولوی محمد ابوالخیر صاحب صمیم پریوائی پرتاب گڈہی متعلم رحمانیہ بجماعت ثالثہ)

یہانتک اللہ تعالی نے محبت کے طریقے کو استعمال کیا چونکہ بعض وہ طبائع بھی ہیں جو نہ ذاتی خوبی کی وجہ سے اور نہ احسان کی وجہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ یہ چاہتی ہیں کہ اگر ہمیں اس سے خوف ہوگا تب ہم اس سے محبت کریں گے ورنہ نہیں چنانچہ خداوند قدوس ان طبائع کیلئے یوں ارشاد فرماتا ہے۔ ملک یوم الدین۔ یعنی خدا وہ ایک بڑی ذات ہے جو صرف دنیا کا مالک نہیں بلکہ قیامت میں بھی اسی کی حکومت ہوگی چنانچہ فرماتا ہے۔ لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار۔ لہذا اس سے محبت کرنا چاہئے اور ڈر کر اس سے محبت کرنا چاہئے۔

جب لوگ اللہ تعالی کی ذاتی خوبی کو دیکھکر اور اس کے احسانات کو دیکھ کر اور اس کی خوف کی وجہ سے محبت کرتے ہیں تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آپس میں محبت کرنے لگتے ہیں. دنیا میں لوگ ایک شہر میں رہنے کی وجہ سے یا ایک ملک یا ایک مکان میں رہنے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں تو ایسے ہی اپنے خدا کی وجہ سے بھی آپس میں محبت کرتے ہیں اللہ تعالی سے محبت کرنیکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ آپس میں محبت کرنے لگتے ہیں ایسے وقت میں اگر ان میں سے ایک فرد کسی کام کو شروع کرتا ہے تو اپنے آپ کو منفرد اور تنہا نہیں سمجھتا بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا کام کرنا تمام لوگوں کا کام کرنا ہے اسی وجہ سے خداوند قیوم نے ایاک نعبد وایاک نستعین میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے یعنی وہ شخص